اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسَمّٰی بنامِ تاریخی

اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیِ اعظمِ ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّ حِيۡم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِ یْنَةُ الْعِلْمِیّة

سِنِ طباعت: 12 جُمادَی الاُخریٰ 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net

E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن **فرماتے ہیں:** توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۳۷۹) **یعنی** اسباب ہی کی چھوڑ کر دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

واقعہ پہلے کا ہے یا بعد کا؟

عرض: حُضُور! بعض اَحادِیث میں یہ واقعہ آتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوا کہ '' جاؤ ہمارا ایک بندہ فُلاں پہاڑ پر ہے، اس سے علم حاصل کرو۔'' یہ واقعہ توریت مُقدّس سے پہلے کا ہے یا بعد کا؟

ارشاد: توریتِ مُقدّس سے بہت پیشتر (یعنی بہت پہلے) کا واقعہ ہے۔[1]

ایک اِشکال اور اس کا جواب

عرض: اگر اس کو توریت مُقدّس سے بعد کا مانا جائے تو یہ اِعتراض لازِم آئے گا کہ توریت کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ثُمَّ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِیْۤ اَحْسَنَ وَ تَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ یُؤْمِنُوْنَ (پ۸، الانعام: ۱۵٤)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی پورا احسان کرنے کو اس پر جو نکوکار ہے اور ہر چیز کی تفصیل اور ہدایت اور رحمت کہ کہیں وہ اپنے رب سے ملنے پر ایمان لائیں۔

جب توریت "تَفْصِیْل کُلِّ شَیْءٍ" (یعنی ہر شَئے کی وضاحت) ہے تو دوسرے سے علم حاصل کرنے کی کیا ضرورت؟

ارشاد: کوئی اِعتراض نہیں۔ توریت کا "تَفْصِیْل کُلِّ شَیْءٍ" ہونا فرمایا ہے اس تفصیل کا باقی رہنا کہیں نہیں فرمایا۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب توریت لے کر آئے یہاں دیکھا کہ لوگ گئوسالہ (یعنی بچھڑا) کے آگے سجدہ کرتے اور اس کی پَرَسْتِش (یعنی پوجا) کرتے ہیں۔ آپ کی شانِ جَلال (یعنی عظمتِ رُعب و دبدبہ) کی یہ حالت تھی کہ جس وقت جَلال طارِی ہوتا آدھ گز آگ کا شُعلہ کُلاہ مُبارَک سے اُوپر کو اُٹھتا۔ جَلال میں آکر اَلْوَاحِ توریت (یعنی توریت کی تختیاں) پھینک دیں وہ ٹوٹ گئیں۔

(تفسیر الطبری، سورۃ الاعراف، تحت الآیۃ ۱۵۰، ج٦، ص٦٥ ملخصًا)

---

[1] میرے خیال میں پیشتر کی جگہ بعد ہونا چاہیے جیسا کہ صحیح بخاری شریف کی حدیث "وَاَنْتَ عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللہِ عَلَّمَکَ اللہُ لَا اَعْلَمُہٗ" (صحیح البخاری، الحدیث ٤٧٢٥، ج٣، ص٢٦٥) (اور اللہ تعالیٰ نے اپنے علوم سے آپ کو ایسا علم دیا ہے جس کو میں نہیں جانتا۔ ت) سے اس کی طرف اشارہ ہے نیز "قَامَ مُوْسٰى خَطِیْبًا فِیْ بَنِیْۤ اِسْرَآئِیْلَ" (بخاری کتاب التفسیر، باب فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰهُ ......الخ، الحدیث ٤٧٢٧، ج٣، ص٢٦٩) (حضرت موسیٰ (علیہ السلام) بنی اسرائیل کو خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ ت) بھی اسی کو چاہتا ہے۔ ۱۲

امام مُجاہد تلمیذ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کا قول ہے وہ فرماتے ہیں کہ "تَفْصِیْلُ کُلِّ شَیْءٍ" اُڑ گئی صرف اَحکام باقی رَہ گئے۔(تفسیر الطبری، سورۃالاعراف،تحت الایۃ ۱۵۰،ج۶،ص۶۸ ملخصاً)

شانِ محبوبیت

عرض: حُضُور! اَلْوَاحِ تَورَیت تو کلامِ خُدا ہے ان کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ برتاؤ کس طرح کیا؟

ارشاد: حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی ہیں اور آپ کے بڑے بھائی اور نبی کی تعظیم فرض ہے ان کے ساتھ تو آپ نے جلال کے وقت یہ کیا۔

اَخَذَ بِرَاْسِ اَخِیْهِ یَجُرُّهٗۤ اِلَیْهِ ان کا سر اور داڑھی پکڑ کر کھینچنے لگے۔

(پ۹،الاعراف:۱۵۰)

جانے دیجئے یہ تو آپ کے بڑے بھائی تھے، شبِ مِعراج میں حُضُور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مُلاحظہ فرمایا کہ کوئی شخص ربّ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور بُلند آواز سے کلام کر رہا ہے۔ ارشاد فرمایا: "اے جبریل! (علیہ السلام) یہ کون شخص ہیں؟" عَرض کی: "موسیٰ (علیہ السلام) ہیں۔" فرمایا: "کیا اپنے ربّ (عَزَّوَجَلَّ) پر تیزی کرتے ہیں!" عرض کیا:

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَرَفَ لَهُ حِدَّتَهٗ ان کا ربّ (عَزَّوَجَلَّ) جانتا ہے کہ ان کا مزاج تیز ہے۔

(عمدۃ القاری، کتاب مناقب الانصار،باب المعراج،ج۱۱،ص۶۰۵)

خیر ان کو بھی جانے دیجئے وہ جو ربّ (عَزَّوَجَلَّ) سے عرض کی ہے:

اِنْ هِیَ اِلَّا فِتْنَتُكَ (پ۹،الاعراف:۱۵۵) یہ سب تیرے ہی فتنے ہیں۔

یہاں کیا کہیے گا۔ اُمُّ الْمُؤمِنِین صَدِیْقَہ رضی اللہ تعالٰی عنہا جو الفاظ شانِ جلال میں ارشاد کر گئی ہیں دوسرا کہے تو گردن ماری جائے۔ اَندھوں (یعنی گمراہوں) نے صرف شانِ عَبدِیَت دیکھی شانِ مَحْبُوبِیَت سے آنکھیں پُھوٹ گئیں۔

خبرِ واحِد پر اعتماد

عرض: حُضُور! یہ امام مُجاہد کا قول ہے اور وہ بھی خبر آحاد[1] ہے؟

[1] یعنی آحاد، واحد کی جمع ہے، اور خبر واحد اسے کہتے ہیں جس میں متواتر کی شرائط نہ پائی جائیں۔(نزہۃ النظر،ص۲۱)